13253 ـ بيوي اسلام قبول نہيں كرنا چاہتي ليكن اولاد پيدا كرنا چاہتي ہے

سوال

ميں پيدائشي طور پر ہي مسلمان ہوں، ليكن تين برس سے پہلے كبھي روزے كےعلاوہ كوئي اور عبادت نہيں كي، ميں نے پانچ برس قبل ايك امريكي لڑكي سے شادي كي جو كہ غيرمسلم ہے اور اپنے دين پر عمل پيرا ہے، ميں اسے شادي سے بھي پانچ برس قبل سے جانتا ہوں اور ميري تمنا تھي كہ يہ لڑكي ہدايت يافتہ ہو كر اسلام قبول كرلے ليكن ايسا نہيں ہوسكا، ہم نےاس سلسلہ ميں بات چيت كي ليكن اس نے يہ كہا كہ اس كا اسلام قبول كرنا ناممكن ہے يہ كبھي نہيں ہوسكتا.

وہ بہت اچھي عورت ہے اور اس كے خاندان والے بھي اچھے ہيں ، ميں جب امريكہ ميں رہنے كےليے گيا توان لوگوں نے ميري بہت مدد كي، وہ چاہتي ہے كہ اولاد جلدي ہو اور ميں بھي يہي چاہتا ہوں ليكن ميں جب بھي يہ سوچ وبچار كرتا ہوں كہ ميرے بچے دين اسلام كےعلاوہ كسي اور دين پر بود باش اختيار كريں گے تومجھے يہ عذاب محسوس ہوتا ہے، حالانكہ وہ اس پر موافق ہے كہ بچے مسلمان ہوں اوردين اسلام پر زندگي بسر كريں، اس كا كہنا ہے كہ وہ انہيں اسلامي تعليمات سےروشناس كرائےگي اور انہيں كسي دوسرے دين كي تعليم حاصل كرنے سے نہيں روكےگي، وہ دين اسلام كےمتعلق كچھ زيادہ تونہيں جانتي ليكن يہ كہتي ہے كہ وہ دين اسلام كےمتعلق وقت سيكھے اور مطالعہ كرےگي جب اسے حمل ہوگا، ميں اس معاملہ ميں بہت زيادہ خوفزدہ اور غمگين ہوں، اور تين بار اس شادي كو ختم كرنے كي كوشش كر چكا ہوں ليكن ہر بار وہ رونا شروع كرديتي ہے تو اس كےمتعلق ميرا دل نرم ہو جاتا ہے، اور ميں يہ فيصلہ كرتا ہوں كہ ميں اسے ايك اور موقع دوں، وقت بہت تيزي سے گزر رہا ہے ميرے خيال كےمطابق ميں اس سے اولاد پيدا نہيں كرسكتا، اور اگر ميں اس سے اولاد پيدا نہيں كرتا تو وہ بہت زيادہ ناراض ہو گي اور ہم ايك دوسرے سے جدا ہو جائيں گے چاہے اس وقت يا پھر مستقبل ميں، ميري گزارش ہے كہ مجھے كوئي مشورہ ديں ميں كيا كروں ، اور اگر ميں اسے طلاق ديتا ہوں تواس كےمجھ پر كيا حقوق ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم آپ كو نصيحت كرتےہيں كہ آپ دين اسلام پر پختگي سےقائم رہيں اور ديني شعائر نماز، زكاۃ اور روزہ وغيرہ كي حفاظت كريں اور ان كي ادائيگي كرتےرہيں، اور اس بيوي كےلئے آپ كوايك نمونہ اور آئيڈيل بن كر رہنا چاہيئے ہو سكتا ہے كہ اللہ تعالي اسےآپ كےہاتھوں ہدايت نصيب كردے اور اس كي بنا پرآپ خيرعظيم حاصل كرنےكي سعادت

حاصل کریں.

دوم:

اس عورت سے اولاد پیدا ہونےکي صورت میں آپ کا اولاد کي دین اسلام کےعلاوہ کسي اور دین پر پرورش پانے کےخوف سے پریشان رہنے سے آپ کا اپنےاوراپني اولاد کےلئے دین اسلام کي حرص کا علم ہوتا ہے، اور اس میں کوئي شك نہیں کہ آپ کا یہ معاملہ بہت اچھا ہے اور ضرورت اس بات کي ہے کہ اس اطمنان کو پورا کرنے کےلیے آپ زیادہ سےزیادہ اللہ تعالي سےدعا کیا کریں کہ وہ آپ اور آپ کي اولاد کےدین کي حفاظت فرمائے، اور آپ کو شرعي استخارہ بھي کرنا چاہئےاور اس کےساتھ ساتھ اللہ تعالي سےشرح صدر کا سوال بھي کرنا چاہیے کہ وہ آپ کو اس عورت کےساتھ رہنے اور اس سےاولاد پیدا کرنے یا پھر اس چھوڑ کر کسي مسلمان جو کہ دین اسلام پر عمل کرتي ہو اس سے شادي اوراپنےدین کےلیے صحیح اورسلیم طریقہ کي توفیق دے، جس سے آپ اپني اولاد کےبارہ میں اللہ تعالي کےحکم سے بےخوف رہیں.

اور آپ یقین سےبات جان لیں کہ جو کوئي بھي اللہ تعالي کے لیے کوئي چیز ترك کرتا ہے اللہ تعالي اسے اس کا نعم البدل اور اس سے بہتر اور اچھي چیز مہیا کرتا ہے، جیسا کہ یہ نبي صلي اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں بھي ثابت ہے.

آپ کو چاہیے کہ آپ اپني بیوي کےاس شدید تعلق سے فائدہ حاصل کریں کہ وہ آپ کو بہت چاہتي ہے، اور آپ اسے اس بات کي وضاحت کردیں کہ اگر اس کي محبت اور آپ کےدین کي سلامتي میں تنازع ہو تو آپ اپنےدین کي سلامتي کو مقدم رکھیں گے، ہو سکتا ہے کہ یہ کام اسے اللہ تعالي کےدین حق دین اسلام میں داخل ہونے کا باعث بن جائے.

یہ بات اپنے علم میں رکھیں کہ آپ کےلیے جائزنہیں کہ آپ اسے اس کي رضامندي اور اطمنان کےبغیر دین اسلام قبول کرنے پر مجبور کریں، کیونکہ اس کا مجبوري اور زبردستي اسلام میں داخل ہونا اسے کوئي فائدہ نہیں دےگا جیسا کہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالي نے ذکر کیا ہے (1 / 311) .

اور کتابي عورتوں سےشادي کرنے کےکیا اثرات پیدا ہوتے ہیں اس کي تفصیل جاننےکےلیے آپ سوال نمبر (20227) کےجواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

اگرتوآپ کےوسائل اتنےمہیا ہیں کہ اولاد پر ان کي ماں اور اس کا خاندان اثرانداز ہونے کا خدشہ نہ اور اور آپ اپني اولاد کي اسلامي تربیت کریں اوور انہیں دیني اور اخلاقي انحراف سےبچا سکتےہوں تو اپني اس بیوي سے اولاد پیدا کرنے میں کوئي حرج نہیں اگرچہ وہ اپنےدین پر ہي قائم رہے، جبکہ اولاد پیدا کرنا بیوي کا بھي حق ہے، اور ہوسکتا

ہے ایسا کرنا اس کےلیے دین اسلام سیکھنے اور پڑھنے میں مددگار ومعاون ثابت ہو جیسا کہ اس نے وعدہ بھي کیا ہے.

چہارم:

ضروري ہے کہ آپ کسي اسلامي ملك کي طرف ہجرت کریں جہاں آپ اپني اولاد کي صحیح اسلامي تربیت کرسکیں چاہےآپ اس بیوي کےساتھ ہي رہیں یا کسي اور سے شادي کرلیں، اس لیے کہ کفار کےممالك میں بغیر کسي ضرورت اور مصلحت کےرہائش اختیار کرنا جائزنہیں الا یہ کہ دعوت وتبلیغ یا پھر ایسا علم حاصل کرنےکےلیےجس کي مسلمانوں کو ضرورت ہو اور ان کےملك میں یہ علم موجود نہ ہو، لیکن اس میں بھي شرط یہ ہے کہ اپنا دین ظاہر اور اسےبیان کرسکتا ہو تو پھر رہ سکتا ہے وگرنہ نہیں کیونکہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(میں ہر اس مسلمان شخص سےبري ہوں جو مشرکوں کےدرمیان رہتا ہے) سنن ابوداود حدیث نمبر (2645) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے صحیح ابوداود میں اسےصحیح قرار دیا ہے.

اس مسئلہ میں مزید تفصیل جاننے کےلیے سوال نمبر (13363) کے جواب کا مطالعہ کریں .

پنجم:

اور طلاق ہوجانےکي صورت میں بیوي مہر کي حقدار ہے اگر مہر موخر کیا گیا ہو، لیکن دوران عدت رہائش اور نان ونفقہ طلاق کےاعتبار سے مختلف ہوگا.

لہذا جس شخص نےبیوي کو ایك طلاق رجعي دي تو دوران عدت اسے رہائش اور نان ونفقہ بھي حاصل ہوگا، اور اسي طرح وہ اس مدت میں زوجیت باقي رہنےکےباعث خاوند کي وارث اور خاوند اس کا وارث ہوگا.

طلاق رجعي والي عورت کو رہائش حاصل ہونے کي دلیل مندرجہ ذیل فرمان باري تعالي ہے:

اے نبي صلي اللہ علیہ وسلم (اپني امت سےکہو کہ) جب تم اپني بیویوں کو طلاق دینا چاہو توان کي عدت (کےدنوں کےآغاز) میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو، اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو انہیں ان کے گھروں سےنہ نکالو اور نہ ہي وہ خود نکلیں ، ہاں یہ اوربات ہے کہ وہ کھلي برائي کر بیٹھیں یہ اللہ کي مقرر کردہ حدیں ہیں، جو شخص اللہ کي حدوں سے تجاوز کرےگا اس نے یقینا اپنےاوپر ظلم کیا، تم نہیں جانتے شائد اس کےبعد اللہ تعالي کوئي نئي بات پیدا کردے الطلاق (1)

تواگر خاوند عدت ختم ہونےتك بیوي سےرجوع نہیں کرتا تو پھر نئے نکاح کےبغیر وہ واپس اس کےپاس نہیں آسکتي .

اور جس نےاپني بيوي كو طلاق بائن دي تواس كي بيوي كو دروان عدت نہ تو رہائش ملےگي اور نہ ہي نان ونفقہ ليكن اگر حاملہ ہو تو پھر ملےگا.

اور طلاق بائن كي دو قسميں ہيں: بينونہ صغري اور بينونہ كبري .

بينونہ صغري يہ ہےكہ: دخول (رخصتي) سےقبل ہي طلاق ہوجائے، يا عوض ميں طلاق ہو.

اور بينونہ كبري يہ ہےكہ: تين طلاقيں مكمل ہو جائيں.

طلاق بائن والي عورت كو نان ونفقہ اور رہائش نہ ملنے كي دليل مندرجہ ذيل حديث ہے جسے امام مسلم نےروايت كيا ہے:

شعبي رحمہ اللہ تعالي بيان كرتےہيں كہ ميں فاطمہ بنت قيس رضي اللہ تعالي عنہا كےپاس گيا اور ان سے ان كےمتعلق نبي صلي اللہ عليہ وسلم كےفيصلہ كےمتعلق دريافت كيا تو وہ كہنےلگيں:

ان كےخاوند نےانہيں طلاق بتہ (بائن) دے دي تو ميں نے نان ونفقہ اور رہائش كےبارہ ميں نبي صلي اللہ عليہ وسلم كےسامنے مقدمہ پيش كيا تو نبي صلي اللہ وسلم نے نہ تو ميرے ليے نان ونفقہ اور نہ ہي رہائش كا فيصلہ ديا، اورمجھےحكم ديا كہ ميں ابن ام مكتوم رضي اللہ تعالي عنہ كےگھر ميں اپني عدت پوري كروں. صحيح مسلم حديث نمبر (1480) .

اور مسلم شريف كي ايك روايت ميں ہےكہ:

انہوں نےكہا: تو ميں اس كا ذكر نبي صلي اللہ عليہ وسلم سےكيا تو وہ فرمانےلگے: تيرے ليے نہ تو نان ونفقہ ہے اور نہ ہي رہائش .

اور ابوداود كي ايك روايت ميں ہے:

تيرے ليے نان ونفقہ نہيں ليكن اگر تم حاملہ ہو تو پھر.

واللہ اعلم .